سوال

کامطالبہ(60)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص سوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کا مطالبہ کرے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

مد!

جو شخص سوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کا مطالبہ کرے

صلوة والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ_ اما بعد :

یرے پاس بعض پاکستانی بھائیوں کی طرف سے ایک سوال آیا ہے ،جس کا خلاصہ یہ ہے : ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو سوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کا مطالبہ کرتے اور اسلامی نظام حکومت کی مخالفت کرتے ہیں نیز ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو اس مقصد کے حصول کی خاطر ان سے تعاون کری

رہ ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، وعلی آلہ وصحبہ ومن اہتدی بہداہ

ن اماموں اور حکمرانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنے تمام امور ومعاملات میں اسلامی شریعت کو نافذ کریں ،اس کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف جنگ کریں ،اس مسئلہ پر تمام علماء اسلام کا اتفاق ہے اور بحمد اللہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ،اس سلسلہ میں کتاب وسنت کے دلائل بے شمار ہیں جو اہل علم کو معلوم ہ

ـ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء ۴/۶۵)

ردگار کی قسم یہ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے ۔''

یا :

وا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹)

للہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ،ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے ۔''

ںیا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوری ۴۲/۱۰)

ـ میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (سے ہوگا)''

یا :

ون ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (المائدة ۵/۵۰)

نہ جاہلیت کے حکم (قانون) کے خواہش مند ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ،ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے اچھا حکم (قانون) کس کا ہے ؟''

ارشاد ہے :

م بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (المائدہ ۵/۴۷)

ر جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ نافرمان ہیں ۔''

ت ہیں ۔ علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ غیر اللہ کا حکم اللہ کے حکم سے اچھا ہے یا کسی غیر کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے اچھا ہے تو وہ کافر ہے ،اسی طرح اس بات پر بھی علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ کسی کے لئے حضرت محمد ﷺ کی شریعت سے خروج جائز ہے یا کسی

ا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدہ ۵/۵۱)

ایمان والو! یہود اور نصاری کو دوست نہ بناو یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا ۔ بے شک اللہ تعالی ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۔''

یا :

تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبة ۹/۲۳)

والو! اگر تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو اور جو ان سے دوستی رکھیں گے ،وہ ظالم ہیں ۔''

نے ذکر کیا یہ ایک طالب حق کے لئے موجب کفایت وقناعت ہے ،اللہ تعالی حق بات ارشاد فرماتا ہے اور راہ راست کی طرف رہنمائی فرماتا ہے ، ہم اللہ تعالی کی بارگاہ قدس میں دست بدعا ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کو درست فرمادے ،انہیں حق پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمادے ، دشمنان اسلام کو ناکام ونا

وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ

سوال : ان مسلمانوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ، جو خود ساختہ قوانین کے مطابق فیصلے کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس قرآن کریم اور سنت مطہرہ موجود ہے ؟

ج قسم کے لوگوں کے بارے میں جو اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتے ہیں اور پھر غیر منزل من اللہ سے فیصلے کراتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی کی شریعت کافی نہیں ہے اور عصر حاضر میں وہ اس قابل نہیں کہ اس کے مطابق حکم دیا جائے ، میری رائے وہی ہے جو اللہ تعالی نے اپنے حسب ذیل ارشاد میں فرما

ـ لَا یُؤْمِنُونَ حَتَّیٰ یُحَکِّمُوکَ فِیمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوا فِی أَنفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوا تَسْلِیمًا (النساء ۴/۶۵)

.ردگار کی قسم یہ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے ۔''

فرمایا :

م بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُونَ (المائدہ ۵/۴۴)

ند کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ کافر ہیں ۔''

الی کی شریعت کو چھوڑ کر غیر شریعت سے فیصلہ کراتے ،اسے جائز سمجھتے اور شریعت الہی کی روشنی میں فیصلہ کی نسبت اسے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں تو بلاشک وشبہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ،ظالم اور فاسق ہیں جیسا کہ سابقہ دو آیتوں اور دیگر آیات سے ثابت ہے اور ارشاد باری تعالی ہے :

ون وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُوقِنُونَ (المائدہ ۵/۵۰)

زمانہ جاہلیت کے حکم پر خواہش مند ہیں اور وہ جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے ؟''

واللہ الموفق

تنبیہ

صلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ، وعلی آلہ وصحبہ _ اما بعد :

میں نے مجلہ ''اقراء'' شمارہ نمبر ۶۰۴ مجریہ ۲۲ جمادی الاولی ۱۴۰۷ ہجری میں ارسطو اور ارسطوقان کے درمیان گفتگو کے زیر عنوان ایک مقالہ دیکھا جس میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ ''طبیعت غلطی کرتی ہے اور انسان اس کی تصحیح کردیتا ہے ۔'' حالانکہ یہ بات ایک منکر عظیم اور کفر صریح ہے ۔ یاد رہے فلاسفہ کا اللہ رب

ـ تمہارا پروردگار حکمت والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے ۔''

یا اللَّهَ کَانَ عَلِیمًا حَکِیمًا (النساء ۴/۲۴)

چھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ۔''

بلا یُسْأَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْأَلُونَ (الانبیاء ۲۱/۲۳)

ہے اس کی پرسش نہیں ہوگی اور (جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اس کی) ان سے پرسش ہوگی ۔''

ی حکمت وعلم کا تقاضا ہے ،ظالموں ، کافروں اور جاہلوں کی باتوں سے وہ پاک ہے اور وہ بہت ہی بلند وبالا اور ارفع واعلی ہے ۔ اللہ تعالی اور اس کے بندوں کے لئے نصیحت چونکہ واجب ہے اور اسی واجب سے عہدہ برا ہونے کے لئے یہ سطور لکھی گئی ہیں ۔

واللہ ولی التوفیق' وہو حسبنا ونعم الوکیل وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ڈائریکٹر جنرل

برائے ادارات بحوث علمیہ وافتاء ودعوۃ وارشاد